The City School

Unified Mid-Year Examinations

2018 - 2019

Class 10

SCHOOL NAME

INDEX NUMBER **DATE**

SECOND LANGUGE URDU **3248/02**

Paper 2 Language Usage, Summary and Comprehension **1 hour 45 minutes**

Candidates answer on the Question Paper.
No Additional Materials are required.

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

Write your School name, Index number and Date in the spaces provided.
Write in dark blue or black pen.
Do not use paper clips, highlighters, glue or correction fluid.

Answer **all** questions.
Write your answers in Urdu.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

دی گئی ہدایات غور سے پڑھیے:

تمام پرچوں پر اپنے اسکول کا نام، انڈیکس نمبر اور تاریخ لکھیں۔

صرف نیلے اور کالے رنگ کا پین استعمال کریں۔

اسٹیپل گوند، ٹپ ایکس وغیرہ کا استعمال منع ہے۔

ہر سوال کا جواب دیں۔

اپنے جوابات اُردو میں تحریر کریں۔

اس پرچے میں دیئے گئے تمام سوالوں کے مارکس بریکٹ میں دیئے گئے ہیں [ ]

دستخط نگراں   دستخط ممتحن   دستخط جانچ کنندہ

This document consists of **10** printed pages and **2** blank pages.

Scanned by CamScanner

PART 1: Language Usage

Vocabulary

نیچے دیے گئے محاورات کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

1۔ آنکھیں سفید ہونا ____________________

[1] ____________________

2۔ دُم دبا کر بھاگ جانا ____________________

[1] ____________________

3۔ سیخ پا ہونا ____________________

[1] ____________________

4۔ لطف اندوز ہونا ____________________

[1] ____________________

5۔ شش و پنج میں پڑنا ____________________

[1] ____________________

[Total: 5]

Scanned by CamScanner

Sentence transformation

نیچے دیے گئے جملوں کو فعل ماضی میں تبدیل کریں۔

مثال؛مزدور کام مکمل کر کے گھر واپس جا رہے ہیں۔
مزدور کام مکمل کر کے گھر واپس جا چکے ہیں۔

6۔ موبائل فون کے بے جا استعمال سے بچے بگڑ رہے ہیں۔

[1] ______________________________

7۔ مسافر کے آنے سے پہلے ریل گاڑی روانہ ہو جائے گی۔

[1] ______________________________

8۔ سورج مشرق سے طلوع ہو رہا ہے۔

[1] ______________________________

9۔ طلبہ آلاتِ موسیقی سے بیزار ہیں ۔

[1] ______________________________

10۔ خواتین صفائی کرنے کے بعد کھانا پکا رہی ہیں۔

[1] ______________________________

[Total: 5]

Scanned by CamScanner

Cloze passage

خالی جگہوں کو پُر کرنے کے لئے کچھ الفاظ عبارت کے نیچے دیے گئے ہیں۔ سوال نمبر 11 سے 15 تک ہر ایک خالی جگہ پر کرنے کے لئے ان الفاظ میں سے صحیح الفاظ چن کر نیچے دی گئی لائنوں پر لکھیں۔

حرکت زندگی کا ثبوت ہے اور رک جانا ___11___ کی علامت ہے۔ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ زندگی کی تیز رفتاری بڑھتی جا رہی ہے، کسی کے پاس دوسرے کے لیے وقت نہیں۔ ہر شخص مصروف ہے اور اس کی زبان پر وقت کی کمی کا ___12___ ہے۔ جب یہ وقت کراچی کی شاہراہوں پر ٹریفک جام ہونے کی صورت میں ضائع ہوتا ہے تو ایک بے چینی پھیل جاتی ہے کیونکہ ہر کوئی اپنی ___13___ پر پہنچنا چاہتا ہے۔ سب سے زیادہ افسوسناک حالت ایمبولیس کی ہوتی ہے۔ جس میں زندگی اور موت کی ___14___ میں مبتلا مریض موجود ہوتے ہیں اور اس کے عزیز رشتے دار اس کی ___15___ کے لیے دُعائیں کر رہے ہوتے ہیں۔

منزل۔ سلامتی۔ ناکامی۔ کشمکش۔ آسانی۔ کامیابی۔ شکایت۔ پریشانی۔ شکوہ۔ موت۔ آرام۔ احساس۔ دُکان۔ کیفیت۔ زندگی

11 ____________________ [1]

12 ____________________ [1]

13 ____________________ [1]

14 ____________________ [1]

15 ____________________ [1]

[Total: 5]

Scanned by CamScanner

Part 2: Summary

16 - مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھنے کے بعد دیے گئے اشاروں کی مدد سے 100 الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ملتان کی تاریخ اتنی ہی پُرانی ہے جتنی انسان کی خود اپنی تاریخ، ملتان کی قدامت پر غور کریں تو اس میں پاکستان اور ہندوستان تو کیا پورا جہاں سما سکتا ہے۔ موہنجوداڑو اور ہڑپہ جیسے سینکڑوں نہیں ہزاروں شہر آباد ہوئے اور گردشِ ایام کا شکار ہو کر صفحہ ہستی سے مٹ گئے لیکن بزرگ شہر ملتان ہزاروں سال پہلے بھی زندہ تھا اور آج بھی زندہ ہے۔

شیخ الاسلام حضرت بہاؤالدین زکریاؒ نے بے مثال دینی خدمات انجام دیں۔ زکریا صاحبؒ نے مدرستہ الاسلام کے نام سے ایک تعلیمی ادارہ قائم کیا جو آج کل دُنیا کی عظیم یونیورسٹیوں میں شمار ہوتا ہے جسے بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ملتان کو مزاروں کا شہر بھی کہا جاتا ہے چونکہ یہاں بہاؤالدین زکریاؒ کے علاوہ شاہ شمسؒ، شاہ رکنِ عالمؒ وغیرہ جیسے کئی اولیاء کے مزارات موجود ہیں۔ ملتان کی اصل شہرت اسلامی عہد حکومت میں ہوئی جب نوجوان سپہ سالار محمد بن قاسم نے 712ء میں لشکر کشی کی اور یہاں تقریباً دس ہزار عرب آباد کیے۔

قیامِ پاکستان کے بعد ملتان نے کافی ترقی کی۔ پرانا شہر تو اپنی تنگ گلیوں اور بازاروں سمیت چھ دروازوں میں گھرا ہوا ہے یعنی دہلی گیٹ، لوہاری گیٹ، بوہر گیٹ، حرم گیٹ، دولت گیٹ۔ اندرونِ شہر میں کشادگی کی جگہ نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ قدیم عمارتوں کو منہدم کر کے نئی عمارتیں استوار کی جائیں۔ کنٹونمنٹ کا علاقہ بہت خوبصورت اور جدید ہو گیا ہے گلگشت کی جدید طرزِ تعمیر اور کشادہ بازار قابلِ ذکر ہیں۔ جھیلیں اور پارک بھی ملتان کا خاصہ شمار ہوتے ہیں۔ ملتان کی سوغاتیں بہت مشہور ہیں جن میں گرما، آم، ہاتھی دانت کی چوڑیاں، ملبوسات پر ملتانی کڑھائی اور ملتانی سوہن حلوہ دُنیا بھر میں مشہور و مقبول ہیں۔ علاوہ ازیں ملتان کی زبان سرائیکی ہے جسے تہذیب وثقافت کے کئی رنگوں میں اور لوک فنکاروں کی سُریلی آواز میں سُنا جاسکتا ہے۔

Scanned by CamScanner

دی گئی عبارت کو پڑھ کر اشاروں کی مدد سے تقریباً سو الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

16

(a) تاریخ اور قدامت

(b) تعلیمی ادارہ

(c) مزارات

(d) اصل شہرت

(e) مشہور تحفے

[Total: 10]

Scanned by CamScanner

Part 3: Comprehension

Passage A

درج ذیل عبارت کو پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

کسی پہاڑ یا جھیل سے بہت سا پانی نکل کر خشکی پر دور تک بہتا چلا جاتا ہے تو اُسے دریا کہتے ہیں۔ دریا یا تو کسی دوسرے دریا سے جا ملتا ہے یا کسی بحر یا بحیرے میں جا گرتا ہے۔ یاد رہے بحر بڑے سمندر جبکہ بحیرہ چھوٹے سمندر کو کہا جاتا ہے۔ دریا بذاتِ خود مستقل بھی ہوتے ہیں اور معاون بھی، ایک دریا جب دوسرے دریا میں ضم ہو جائے تو وہ معاون دریا کہلاتا ہے۔ پاکستان پانی کے معاملے میں خود کفیل اس لیے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کئی دریاؤں سے نوازا ہے۔

دریائے سندھ پاکستان کا سب سے بڑا تیز اور سرکش دریا ہے۔ اس دریا کا آغاز تبت کی ایک جھیل مانسرور سے ہوتی ہے اس کے بعد یہ دریا بھارت اور کشمیر سے گزرتا ہوا خیبر پختونخواہ میں داخل ہوتا ہے۔ صوبہ سندھ میں اسے اباسین بھی کہتے ہیں۔ جس کا مطلب ہے دریاؤں کا باپ۔ اسی دریا کو شیر دریا بھی کہا جاتا ہے۔ یہ دریا خیبر پختونخواہ کے کہساروں اور میدانوں میں اُترتا ہے۔ اس کے بعد پنجاب اور سندھ سے گزرتا ہوا کراچی کے قریب بحیرہ عرب میں گرتا ہے۔ دریائے سندھ کی کل لمبائی 3200 کلو میٹر ہے۔

دریائے راوی پاکستان کا سب سے چھوٹا اور اہم ترین دریا ہے۔ جس کی لمبائی 720 کلو میٹر ہے۔ دریائے راوی کا پانی دریائے سندھ سے ہوتا ہوا بحیرہ عرب میں جا گرتا ہے۔ اسے لاہور کا دریا بھی کہا جاتا ہے۔ مگر افسوس ہماری لاپرواہی کی وجہ سے اب یہ خشک ہوتا جا رہا ہے۔ اس دریا کے علاوہ دریائے چناب، دریائے جہلم اور دریائے ستلج پاکستان کے اہم دریا ہیں۔ یہ بات قابلِ تشویش ہے کہ تمام دریاؤں میں پانی کی سطح مستقل گر رہی ہے۔ جس کی وجہ سے مستقبل میں خطرناک صورتحال کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

Scanned by CamScanner

اب نیچے دیے گئے سوالوں کے جوابات جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

17۔ مددگار دریا سے کیا مراد ہے۔ عبارت میں کس دریا کو معاون دریا کہا گیا ہے؟

[2]

18۔ دریائے سندھ کو کن کن ناموں سے پکارا جاتا ہے؟

[2]

19۔ دریائے سندھ کا گزر کن علاقوں سے ہوتا ہے تفصیلاً بیان کریں؟

[4]

20۔ دریائے راوی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

[2]

21۔ دی گئی عبارت میں کن دریاؤں کا تذکرہ کیا گیا ہے؟

[2]

22۔ عبارت میں کس مسئلے کی طرف نشاندہی کی گئی ہے آپ کے خیال میں اس مسئلے کو کس طرح حل کیا جاسکتا ہے؟

[3]

[Total: 15]

Scanned by CamScanner

Passage B

درج ذیل عبارت کو پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

مغل شہنشاہوں کو فنونِ لطیفہ سے خاص لگاؤ تھا۔ وہ جہاں بھی گئے مصّوری، خطاطی، نقاشی اور موسیقی وغیرہ کے گہرے نقوش ثبت کرتے چلے گئے۔ انھوں نے جہاں دوسرے فنونِ لطیفہ کی سرپرستی کی وہاں فنِ تعمیر کے بھی یادگار شاہکار تعمیر کرائے۔ جن میں عمارتیں، باغات اور تالاب بھی شامل ہیں۔ مغلیہ دور کی عمارتوں میں تاج محل آج بھی امتیازی حیثیت کا حامل ہے۔ اسی لیے اس کا شمار دنیا کے سات عجائبات میں ہوتا ہے۔ تاج محل بھارت میں دریائے جمنا کے کنارے واقع ہے۔ یہ نادر عمارت سترہ سال کی انتھک محنت کے بعد نہایت اعلیٰ سنگ مرمر سے تیار ہوئی۔ عمارت کے درو دیوار، جالیاں فرش غرضیکہ ہر شے اتنی نفیس اور دیدہ زیب ہے کہ دیکھ کر یقین نہیں آتا کہ یہ شاہکار انسانی ہاتھوں نے تراشا ہے۔

شاہجہاں کا کارنامہ صرف تاج محل ہی نہیں بلکہ ایسی کئی عمارتیں بھی ہیں جن کے لیے دنیا بھر کے شائقین اسے خراجِ تحسین پیش کرتے نظر آتے ہیں مثلاً دہلی کی جامع مسجد اور لال قلعہ، آگرہ کی موتی مسجد، لاہور دہلی اور کشمیر میں بنائے گئے شالامار باغ اپنی خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہیں۔ شاجہاں کا ایک اور کارنامہ بابری مسجد بھی ہے جو ایک مہم میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد بنائی گئی تھی۔ بادشاہی مسجد جِسے عالمگیری مسجد بھی کہا جاتا ہے، یہ مسجد اورنگ زیب عالمگیر نے بنوائی تھی یہ لاہور میں واقع ہے۔ یہ پہلے دنیا کی سب سے بڑی مسجد تھی لیکن اب بھی اس کا شمار دنیا کی دس بڑی مسجدوں میں کیا جاتا ہے۔ شہنشاہ اکبر کے بیٹے جہانگیر کو مینار تعمیر کرانے میں دلچسپی تھی۔ اس نے مسافروں کی سہولت کے لیے میناروں کے آس پاس کئی کنوئیں کھدوائے۔ میناروں میں کوس مینار اور ہرن مینار قابلِ ذکر ہیں۔

Scanned by CamScanner

اب نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

23۔ فنونِ لطیفہ میں کون کون سے ہنر شامل ہیں۔ کوئی سی دو مثالیں دیں؟

[2]

24۔ تاج محل کس جگہ تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کی خصوصیت کیا ہے؟

[4]

25۔ شاہجہاں کے دور کی مشہور عمارات کون کون سی ہیں؟ اور کن شہروں میں واقع ہیں؟

[3]

26۔ بادشاہی مسجد کو عالمگیری مسجد کیوں کہا جاتا ہے؟ پچھلے اور آج کے دور میں اس مسجد کو کیا مقام حاصل ہے؟

[3]

27۔ اکبر اور جہانگیر کا آپس میں کیا رشتہ تھا؟ جہانگیر نے کس قسم کی تعمیرات کروائیں؟ نام لکھیں۔

[3]

[Total: 15]

Scanned by CamScanner